Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

ہفتہ | 31۔جنوری 1998ء

روزنامہ الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
CPL 61
213029

جلد 48-83 نمبر 24 | ہفتہ | 1418ھ 31 صلح 1377 ہش 31 جنوری 1998ء

اس وقت کو غنیمت سمجھو کہ پھر کبھی ہاتھ نہیں آئے گا

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں۔
ہر ایک شخص کا صدق اس کی خدمت سے پہچانا جاتا ہے عزیزو! یہ دین کیلئے اور دین کی اغراض کیلئے خدمت کا وقت ہے اس وقت کو غنیمت سمجھو کہ پھر کبھی ہاتھ نہیں آئے گا(۔) اور ہر ایک شخص فضولیوں سے اپنے تئیں بچاوے اور اس راہ میں وہ روپیہ لگاوے اور بہرحال صدق دکھاوے تا فضل اور روح القدس کا انعام پاوے۔ کیونکہ یہ انعام ان لوگوں کے لئے تیار ہے جو اس سلسلہ میں داخل ہوئے ہیں۔
(ملفوظات جلد 19 صفحہ 83)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

اگر کوئی شخص یہ عہد اور اقرار کرنے کے بعد ہمارے کسی فیصلہ پر خوشی کے ساتھ رضامند نہیں ہوتا بلکہ اپنے سینہ میں کوئی روک اور اٹک پاتا ہے تو یقیناً کہنا پڑے گا کہ اس نے تبتل حاصل نہیں کیا اور وہ اس اعلیٰ مقام پر نہیں پہنچا جو تبتل کا مقام کہلاتا ہے' بلکہ اس کی راہ میں ہوائے نفس اور دنیوی تعلقات کی روکیں اور زنجیریں باقی ہیں اور ان حجابوں سے وہ باہر نہیں نکلا جن کو پھاڑ کر انسان اس درجہ کو حاصل کرتا ہے۔ جبتک وہ دنیا کے درخت سے کاٹا جاکر الوہیت کی شاخ کے ساتھ ایک پیوند حاصل نہیں کرتا۔ اس کی سرسبزی اور شادابی محال ہے۔ دیکو جب ایک درخت کی شاخ اس سے کاٹ دی جاوے تو وہ پھل پھول نہیں دے سکتی خواہ اسے پانی کے اندر ہی کیوں نہ رکھو اور ان تمام اسباب کو جو پہلی صورت میں اس کے لئے مایہ حیات تھے' استعمال کرو' لیکن وہ کبھی بھی بار آور نہ ہوگی۔ اسی طرح پر جب تک ایک صادق کے ساتھ انسان کا پیوند قائم نہیں ہوتا وہ روحانیت کو جذب کرنے کی قوت نہیں پاسکتا۔ جیسے وہ شاخ تنہا اور الگ ہو کر پانی سے سرسبز نہیں ہوتی۔ اسی طرح پر یہ بے تعلق اور الگ ہو کر بار آور نہیں ہو سکتا۔ پس انسان کو متبتل ہونے کے لئے ایک قطع کی ضرورت بھی ہے۔ اور ایک پیوند کی بھی۔

خدا کے ساتھ اسے پیوند کرنا اور دنیا اور اس کے تمام تعلقات اور جذبات سے الگ بھی ہونا پڑے گا۔ اس کا یہ مطلب نہیں ہوتا کہ وہ بالکل دنیا سے الگ رہ کر یہ تعلق اور پیوند حاصل کرے گا۔ نہیں بلکہ دنیا میں رہ کر پھر اس سے الگ رہے۔ یہی تو مردانگی اور شجاعت ہے اور الگ ہونے سے مراد یہ کہ دنیا کی تحریکیں اور جذبات اس کو اپنا زیر اثر نہ کرلیں اور وہ ان کو مقدم نہ کرے' بلکہ خدا کو مقدم کرے۔ دنیا کی کوئی اور روک اس کی راہ میں نہ آوے اور اپنی طرف اس کو جذب نہ کرسکے۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 553)

خدا کی طرف سفر کا آغاز تقویٰ کے زادراہ سے کریں

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

صاحب ایمان کی مثال تو ایسی ہے جیسے کوئی روزانہ سفر کر رہا ہو۔ کچھ صبح' کچھ شام کو' کچھ دوسرے وقت میں' دوپہر کو کچھ آرام بھی کرلے مگر سفر روزانہ جاری رہنا چاہئے اور ہر سفر کے لئے کلام الٰہی فرماتا ہے زادراہ ہونا چاہئے اور زادراہ تقویٰ بیان فرمایا اور یہی زادراہ ہے جس کو کلام الٰہی کے لئے ضروری قرار دیا گیا ہے۔
پس تقویٰ اور کلام الٰہی تو روز کے سفر کے قصے ہیں۔ یہ کوئی ایک آدھ دفعہ سال میں سفر کرنے سے تعلق رکھنے والی بات نہیں روزانہ ضرورت ہے۔ روزانہ کلام الٰہی کو پڑھنا اور روزانہ تقویٰ کے سہارے جو زادراہ ہے یعنی جس سے قوت ملتی ہے کلام الٰہی سے کچھ نہ فائدہ حاصل کرتے چلے جانا ہے۔ یہ وہ بنیادی امر ہے جس

باقی صفحہ 7 پر

کیا ہی بدقسمت وہ شخص ہے جو اس مختصر زندگی پر بھروسہ کرتا ہے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

درخواست دعا

○ مکرم شیخ خادم حسین صاحب سابق استاذ جامعہ احمدیہ ربوہ آجکل سخت نقاہت اور بائیں ٹانگ میں شدید درد کے باعث علیل ہیں۔ نظر کی کمزوری کے باعث چلنے پھرنے سے معذور ہیں۔ خوراک بھی بوجہ غنودگی اور کمزوری نہیں لے رہے۔ آپ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لیے درخواست دعا ہے۔

○ مکرمہ اہلیہ صاحبہ شیخ خادم حسین صاحب سابق استاذ جامعہ احمدیہ اعصابی کمزوری اور تھکن کی وجہ سے علیل ہیں۔ احباب کرام سے ان کی صحت یابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ مکرم محمد فیض صاحب جماعت احمدیہ ندھیری گوئی آزاد کشمیر حال ربوہ کی اہلیہ محترمہ وسیمہ بیگم صاحبہ کے گردے کا آپریشن فضل عمر ہسپتال میں ہوا ہے۔ موصوفہ کی شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

ولادت

○ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم قمر احمد عامر صاحب مربی سلسلہ کو مورخہ 19 جنوری 1998ء کو تیسرا بیٹا عطا فرمایا ہے حضرت صاحب نے ازراہ شفقت نومولود کا نام "مبرور احمد" عطا فرمایا ہے نومولود "وقف نو" میں شامل ہے جو مکرم ملک محمد اعظم صاہب نائب قائد اشاعت، مجلس انصار اللہ پاکستان ربوہ کا نواسہ ہے اور مکرم صوبیدار میجر چوہدری عبدالحمید صاحب دارالیمن شرقی کا پوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نومولود کو باعمر سعادت مند اور خادم دین بنائے۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم بشیر اے شیخ (ٹی وی انجینئر) گڑھی شاہو لاہور 20 جنوری 1998ء کو بوجہ ہارٹ اٹیک بعمر 50 سال انتقال کر گئے۔ ان کی عمر پچاس برس تھی۔ ان کا جنازہ اسی دن ادا کیا گیا۔ اور تدفین احمدیہ قبرستان ماڈل ٹاؤن لاہور میں ہوئی۔ موصوف مکرم شیخ امیر احمد صاحب (وفات یافتہ) اور احمدی بیگم صاحبہ کے صاحبزادے اور مکرم ڈاکٹر محمد شفیع صاحب (دعاگو) (وفات یافتہ) کے پوتے اور شیخ محمود احمد صاحب آف ڈیفنس لاہور کے داماد تھے۔ احباب جماعت سے دردمندانہ درخواست ہے کہ دعا کریں اللہ تعالیٰ موصوف کے درجات بلند فرمائے اور اپنی رحمت کی چادر میں لپیٹ لے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ **الفضل** ربوہ

پبلشر : آغا سیف اللہ - پرنٹر : قاضی منیر احمد
مطبع : ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت : دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

29 صلح 1377 ھش — 29 جنوری 1998ء

کامیابی اور ترقی کا ذریعہ قربانی

قربانی اس بات کا نام ہے کہ عام حالات جس بات کا تقاضا کرتے ہیں ان سے کسی قدر بڑھ کر کام کیا جائے۔ ہر شخص کے لئے قربانی کا طریق اور قربانی کا معیار الگ الگ ہو سکتا ہے۔ طالب علم کی قربانی یہ ہے کہ وہ عام حالات سے زیادہ محنت کرے اور زیادہ پڑھے۔ راتوں کو جاگے۔ سبق یاد کرے۔ اور اپنے وقت کو ضائع نہ کرے۔ یہ طالب علم کی قربانی ہے۔ جہاں تک ملازم پیشہ کی قربانی کا تعلق ہے وہ جتنا کام اسے دیا جاتا ہے اسے محنت اور لگن کے ساتھ کرے۔ اس میں کوئی کمی نہ چھوڑے۔ بے شک اسے مشکل نظر آئے۔ بے شک وہ یہ سمجھے کہ یہ کام اس کی ہمت سے کسی قدر زیادہ ہے لیکن وہ کرے اور ایسا کرنے کو ہی قربانی کہا جائے گا۔ اسی طرح ہم دیکھتے ہیں کہ کسان ایسے وقت میں جبکہ سب لوگ سوئے ہوتے ہیں اور سردی بھی خاصی ہوتی ہے وہ اٹھ کر اپنے کھیتوں کو پانی لگاتا ہے۔ ان کی حفاظت کرتا ہے اور اسے اس کسان کے لئے قربانی کا لفظ دیا جائے گا۔

پس ہر شخص کے لئے قربانی ہے تو الگ قسم کی لیکن اس میں کوئی شک نہیں کہ قربانی کے بغیر کوئی انسان کامیابی حاصل نہیں کر سکتا۔ خاص طور پر ایسی کامیابی جسے قابل فخر کہا جا سکے۔ مثلاً تھوڑی بہت فصل تو بغیر زیادہ قربانی کے حاصل کی جا سکتی ہے۔ تھوڑے بہت نمبر تو بغیر زیادہ محنت کرنے کے حاصل کئے جا سکتے ہیں لیکن اگر نمایاں کامیابی حاصل کرنی ہو اور اپنی کامیابی کو قابل فخر بنانا ہو تو یہ نہایت ضروری ہے کہ انسان قربانی کرے۔

جہاں تک دینی جماعتوں کا تعلق ہے ان کے ساتھ بھی یہی بات وابستہ ہے۔ قربانی کرنے سے ہی جماعت آگے بڑھتی ہے۔ انفرادی قربانی جماعتی قربانی میں شامل ہو جاتی ہے اور سب لوگ شانہ بشانہ چلتے ہوئے ' قربانی کرتے ہوئے ' آگے بڑھنے لگتے ہیں۔ اور اگر تاریخ پر نظر ڈالی جائے تو دنیا میں کوئی ایسی جماعت نہیں ملے گی جس نے قربانیوں کے بغیر کامیابی حاصل کر لی ہو اور اسے ترقیاں مل گئی ہوں۔ جس نے بھی کامیابی حاصل کی ہے اور جس نے بھی ترقی پائی ہے اس نے ہمیشہ قربانی کے ذریعہ ہی ایسا کیا ہے۔ اس بات کو پوری طرح سمجھانے کے لئے حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی فرماتے ہیں۔

"اللہ تعالیٰ کی سنت ہے کہ ہمیشہ کسی جماعت کی ترقی اور اس کی بلندی قربانیاں چاہتی ہے۔ اور کوئی جماعت ایسی نہیں ملے گی جسے بغیر قربانی کے ترقی حاصل ہوئی ہو۔ کوئی انسان ایسا نہیں ملے گا جس نے بغیر قربانی ترقی پائی ہو۔ ترقی اور کامیابی کے لئے ضرور قربانی کرنی پڑتی ہے اور جب تک انسان قربانی نہ کرے وہ کوئی بڑی کامیابی اور عزت حاصل نہیں کر سکتا۔ پس ہر ایک وہ شخص جس کے مدنظر ترقی ہو خواہ وہ دنیاوی ہو یا دینی اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ تمام ان قربانیوں پر عامل ہو جو اس ترقی کے لئے ضروری ہیں۔ اور ان قربانیوں کے لئے اس کے دل میں کسی قسم کی جھجک اور کسل پیدا نہ ہو۔ کیونکہ جس کے دل میں ایسا خیال پیدا ہوتا ہے وہ کوئی قربانی نہیں کر سکتا۔ اور جو قربانی نہیں کرتا اس کی امیدیں ناامیدی سے بدل جاتی ہیں اور اس کی ترقی کی خواہشات کبھی پوری نہیں ہو سکتیں"۔

جن ہاتھوں سے میٹھی قاشیں کھانے کا لُطف آیا ہے
ان ہاتھوں سے کڑوی قاشوں کو بھی میٹھا پایا ہے
دنیا اُونچ اور نیچ کی ناہموار سی اِک پگڈنڈی ہے
اس کا رستہ صاف ہے جس نے دل کو یہ سمجھایا ہے
جو کانٹوں کو بَیری جان کے کانٹوں ہی سے اُلجھا ہے
ان کی آنکھوں میں منزل کا اک مُبہم سا سایہ ہے

ابوالاقبال

قرارداد تعزیت

بروفات حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب

(احمدیہ ہومیوپیتھک میڈیکل ایسوسی ایشن)

ہم جملہ ممبران عاملہ و ممبران عامہ احمدیہ ہومیوپیتھک میڈیکل ریسرچ ایسوسی ایشن ربوہ گہرے دکھ اور صدمہ کا اظہار کرتے ہیں کہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے پوتے حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب کے بڑے صاحبزادے اور حضرت امام الثانی جماعت احمدیہ کے داماد اور حضرت امام الرابع کے چچازاد بھائی حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب' صدر' صدر انجمن احمدیہ پاکستان و ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان، و امیر مقامی ربوہ پاکستان مورخہ 10۔ دسمبر 1997ء کو رحلت فرما گئے۔ ہم تمام ممبران عاملہ و عامہ اس عظیم صدمہ پر گہرے دکھ کا اظہار کرتے ہوئے دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت صاحبزادہ صاحب کے درجات بلند فرماتے ہوئے تمام افراد خاندان اور جماعت کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔

اسی طرح ہم حضرت امام جماعت احمدیہ' حضرت صاحبزادہ صاحب کی بیگم صاحبہ حضرت صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب اور دیگر افراد خاندان سے گہرے دکھ بھرے جذبات کا اظہار کرتے ہوئے دعا گو ہیں کہ اس صدمہ جانکاہ میں اللہ تعالیٰ ان کو صبر جمیل اور اپنی نصرت سے نوازے۔

ہم ہیں سوگواران
جملہ ممبران عاملہ و عامہ
احمدیہ ہومیوپیتھک میڈیکل ریسرچ ایسوسی ایشن ربوہ

OOO

جماعت احمدیہ بیدادپور روڑکاں

ہم ممبران جماعت احمدیہ بیدادپور روڑکاں ضلع شیخوپورہ نے نہایت درد بھرے دل کے ساتھ یہ خبر سنی کہ مکرم و محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب وفات پا گئے۔

ہم ممبران جماعت احمدیہ بیدادپور نہایت دکھ اور درد کے ساتھ اس بات کا افسوس کرتے ہیں کہ جماعت احمدیہ کے ایک نہایت مخلص رکن اور صحیح معنوں میں حضرت امام جماعت کی اطاعت کرنے والے مکرم صاحبزادہ صاحب وفات پا گئے ہیں۔

حضرت صاحبزادہ صاحب صحیح معنوں میں ان پیش خبریوں کے مصداق تھے جو کہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے آپ کے والد حضرت مرزا شریف احمد صاحب کے متعلق خدا تعالیٰ سے خبر پا کر کی تھیں۔ اور جو آپ میں پوری اتریں۔

ہم اللہ تعالیٰ کے حضور دعا گو ہیں کہ وہ آپ کو اپنی خاص رحمتوں میں جگہ عطا فرمائے اور آپ کے مقام کو بلند تر کرتا چلا جائے۔

اور جماعت احمدیہ کو مزید ایسے گوہر عطا فرمائے تاکہ جانے والوں کی کمی کو پورا کر سکیں۔ آمین

ہم ہیں ممبران جماعت احمدیہ
بیدادپور روڑکاں ضلع شیخوپورہ

مجلس انصاراللہ سرگودھا

مجلس انصار اللہ سرگودھا کا یہ غیر معمولی اجلاس حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کی وفات حسرت آیات پر گہرے رنج و الم کا اظہار کرتا ہے۔ آپ کو اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے بطور صدر۔ صدر انجمن احمدیہ ناظر اعلیٰ و امیر مقامی کے علاوہ انصار اللہ و خدام الاحمدیہ و دیگر عہدوں پر ایک لمبا عرصہ دینی خدمات کی توفیق ملی۔ آپ حضرت بانی سلسلہ کے پوتے اور دنیائے احمدیت کے درخشندہ ستارے تھے۔ حضرت بانی سلسلہ کی بعض بشارات آپ کے وجود میں پوری ہوئیں۔ ہم حضرت امام جماعت الرابع حضرت صاحبزادہ صاحب کی محترمہ بیگم صاحبہ بیٹے بیٹیوں اور تمام افراد خاندان کے ساتھ دلی تعزیت کا اظہار کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے آپ کی مغفرت فرماتے ہوئے جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور آپ کے پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

ہم ہیں غمزدہ
زعیم اعلیٰ و ممبران انصار اللہ سرگودھا۔

OOO

مجلس انصاراللہ کریم نگر فیصل آباد

مجلس عاملہ انصار اللہ کریم نگر فیصل آباد کا یہ غیر معمولی اجلاس حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب صدر۔ صدر انجمن احمدیہ۔ ناظر اعلیٰ و امیر مقامی کے سانحہ ارتحال پر گہرے دکھ اور رنج کے ساتھ تعزیت کا اظہار کرتا ہے۔ آپ 10 دسمبر 1997ء بمقام ربوہ بعمر چھیاسی برس مشیت ایزدی کے تحت اپنے محبوب حقیقی سے جا ملے۔

آپ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے پوتے اور حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب کے بڑے صاحبزادے تھے۔ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے آپ کو ذیلی تنظیموں سے لیکر جماعت کے مختلف اہم عہدوں پر فائز رہ کر گرانقدر خدمات کا موقعہ ملا اور جماعت احمدیہ کی تاریخ میں سب سے لمبا عرصہ بطور ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نہایت اہم اور تاریخی خدمات بجالانے کی سعادت حاصل ہوئی۔ 1985 سے 1996 تک مجلس مشاورت کی صدارت کا اعزاز بھی آپ کے پاس رہا۔ آپ نہایت ہی جرات مند اور قائدانہ صلاحیتوں کے مالک تھے۔ مشکل سے مشکل حالات میں بھی آپ نے دلیری' حوصلہ اور

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کموڈور (ر) محمد سلیم احمد ستارہ امتیاز (ملٹری)

اللہ تعالیٰ کے احسانات

انسان اگر مکمل طور پر اللہ تعالیٰ کا ہو جائے تو اللہ تعالیٰ اس کا خود کفیل ہو جاتا ہے۔ میں نے واہ فیکٹری میں احمدیہ بیت الذکر کے شروع ہونے کا واقعہ درج کیا تھا۔ میرے کمانڈنگ افسر صاحب کچھ برہم تھے۔ انہی دنوں دو اور باتیں یکے بعد دیگرے ہوئیں۔ میرے نیوی کے ڈائریکٹر چھٹی پر تشریف لائے اور بیگم اور تین بچوں کے ہمراہ مہمان بنے۔ مہمان کی خدمت کرنا انسان کا فرض ہے۔ میں نے دو بیڈ روم خالی کر دیئے اور ہم تیسرے بیڈ روم میں منتقل ہو گئے۔ ان کو سیر کرنے کے لئے میں نے اپنی کار پیش کر دی اور میں فیکٹری جو زیادہ دور نہیں تھی پیدل آتا جاتا رہا۔ پہلے دوپہر کے کھانے کے لئے گھر آتا تھا اب سینڈوچ وغیرہ اپنے بریف کیس میں لے جا کر گزارا کرتا رہا۔ وہ میری کار میں دیول شریف اور مری گئے۔ ایک دن میرے سی۔ او نے مجھے بلایا اور پوچھا کہ تمہارا ڈائریکٹر تمہارے پاس ٹھہرا ہے۔ میں نے کہا جی ہاں۔ کہنے لگے "تمہارے اس سے کیسے تعلقات ہیں" میں نے کہا "بہت اچھے وہ مجھے بھائی سلیم کہہ کر پکارتے ہیں۔ اور میرے مہمان ہیں ایک ہفتہ سے۔ آپ اس سے اندازہ لگالیں۔"

کرنل صاحب نے کہا خدا کے بندے تم اس کو اپنا بھائی سمجھتے ہو۔ اس نے مجھے جب ملنے آیا مل کر کہا ہے کہ یہ احمدی ہے اور تم اس کی رپورٹ خراب کردو۔"

میں نے کہا "تعجب ہے۔ مجھے تو وہ بہت محبت اور یگانگت جتاتے ہیں۔" سی۔ او نے کہا "ابھی تو وہ ایک ماہ کی چھٹی پر ہے اور دوسرا کمانڈر ڈائریکٹر کے فرائض ادا کر رہا ہے۔ ویسے تمہاری اے۔ سی۔ آر کا وقت بھی ہو گیا ہے۔ یہ لو میں نے تمہاری اے سی آر بھر دی۔ اس میں میں نے اس کے کہنے کے باوجود تمہیں بہت اچھے نمبر دیئے ہیں۔ ٹیکنیکل میں 10 میں سے 9 وغیرہ۔ تم دیکھ لو۔" میں نے کہا "شکریہ سر۔ اللہ آپ کو جزا دے" میں چائے پی کر چلا آیا۔ مگر دل میں بہت پریشان اور غصہ میں تھا کہ مجھے بھائی کہتے ہیں۔ میرے گھر ہفتہ سے ٹھہرے ہیں۔ میری کار استعمال کر رہے ہیں اور میرے ساتھ یہ سلوک کر رہے ہیں۔ خیر میں نے مہمان نوازی کے ناطے سب کدورت دل سے نکال دی۔ یہ سنیچر کا دن تھا اور واہ فیکٹری میں سنیچر اور اتوار کی چھٹی ہوتی تھی۔

ہمارے مہمان شام کو آ گئے۔ دوسری صبح ہم ناشتہ کی میز پر چائے پی رہے تھے۔ کمانڈر صاحب اور ان کا خاندان تھا اور میرا کنبہ چائے پیتے پیتے کمانڈر صاحب نے کہا "سلیم میں تم سے ایک مشورہ لینا چاہتا ہوں" میں نے کہا "فرمایئے"

کہنے لگے تمہیں معلوم ہے کہ مجھے پرمانٹ کمیشن نہیں ملا۔ ہمارے محکمے کا سینئر ڈائریکٹر (Senior Director) میرا دشمن ہے تم تو اس کے چہیتے ہو۔ اور نیوی کا کمانڈر ان چیف بھی اس کے ہاتھ میں کھیلتا ہے۔ مجھے ایک ٹیکسٹائل ملز میں 15 ہزار کی نوکری مل رہی ہے۔ میری سروس بھی ریزرو (Reserve) افسر کے طور پر مکمل ہو گئی ہے میں سوچ رہا ہوں کہ ریلیز لے لوں تمہارا کیا خیال ہے۔ مجھے غصہ تو تھا ہی میں نے کہا "سر دل تو چاہتا ہے کہ میں آپ کو مشورہ دوں کہ آپ فوراً ریلیز کی عرضی دیں اور مل کی نوکری کر لیں۔ اور ساتھ اس شخص کو جس کا چمچہ آپ مجھے بتلاتے ہیں ٹیلی فون کروں اور آپ کو فوراً ریلیز دلا دوں اور یہ اس لئے ہے جو بات آپ نے میرے سی او سے کی ہے مگر اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ اگر تم سے کوئی مشورہ پوچھے تو صحیح مشورہ دو۔ میں سمجھتا ہوں کہ سیٹھوں کی نوکری کوئی اعتبار کی نوکری نہیں۔ آج خوش ہیں کل چھٹی۔ آپ کہاں جائیں گے۔ آپ نیوی کے مکان میں رہتے ہیں اور چاہے آپ ریزرو کے افسر ہیں مگر افسروں کی کمی کی وجہ سے آج نہیں تو کل ریگولر ہو جائیں گے۔ میرا تو مشورہ یہی ہے کہ آپ اللہ کا نام لے کر ڈٹے رہیں۔"

ان کی بیگم کا نام رخشندہ ہے۔ وہ بولیں "سلیم بھائی آپ جو کہہ رہے کیا سچ ہے" میں نے کہا "آپ اپنے میاں سے پوچھ لیں۔" کمانڈر صاحب چپ بیٹھے رہے۔ ان کا چہرہ پیلا پڑ گیا۔ بیگم بولیں "علی میں نہ سمجھتی تھی کہ تم اتنے ذلیل ہو۔ ہفتہ سے سلیم بھائی اور ان کی فیملی ہمیں ہاتھوں ہاتھ اٹھائے پھر رہے ہیں۔ اور تم ان کا نمک کھا رہے ہو اور اس فرشتہ انسان کی تھالی میں سوراخ کر رہے ہو۔ چلو اٹھو ہم ابھی جائیں گے۔"

میں نے کہا "رخشندہ بہن۔ آپ مجھے بھائی کہتی ہیں یہ آپ کے بھائی کا گھر ہے۔ اگر آپ کے میاں کوئی نازیبا حرکت بھی کرتے ہیں تو اس کی سزا اپنے بھائی کو کیوں دیتی ہیں۔" اس طرح میں نے انہیں دو دن اور روکا اور خوشی خوشی رخصت کیا۔ علی صاحب مجھے بھائی کہتے رہے مگر آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بات نہ کرتے تھے۔

اس طرح اللہ تعالیٰ نے مجھے مخالف اور متعصب سی او سے آؤٹ سٹینڈنگ اے۔ سی۔ آر دلوادی۔

دوسری بات یہ ہوئی کہ میری ڈیوٹی اس وقت Senior Inspecting officer filling and Explosive Foctories تھی۔ اور پروف یارڈ جہاں تمام ایمونیشن۔ فیوزز اور دوسرے آلات کے ٹیسٹ ہوتے تھے اس کا افسر انچارج تھا۔ میرا روزانہ کا معمول تھا کہ صبح آٹھ بجے دفتر جا کر تمام کام شروع کرواتا تھا۔ میرے فورمین بھی علی گڑھ یونیورسٹی کے سائنس گریجوایٹ تھے۔ مسٹر مظہر، بہت شریف اور ایماندار کارندے تھے۔ انہیں کام سونپ کر فلنگ فیکٹری کا دورہ کرتا تھا۔ جہاں جہاں انسپکشن ہو رہی ہوتی۔ چیک کرتا۔ سیفٹی کے نقطہ نظر سے دیکھتا اور اگر کوئی نقص ہوتا تو اس کی اطلاع لکھ کر سپرنٹنڈنٹ فلنگ فیکٹری جو مسٹر زمان ایک بنگالی افسر تھے اس کو کرتا اور اس کی ایک کاپی اپنے سی او کو دیتا تھا۔ زمان صاحب کی دوستی جنرل صاحب سے بہت تھی اور وہ اکثر وہاں آکر سموسے اور چائے نوش فرماتے تھے۔ زمان مشرقی پاکستان کے پارلیمنٹیرین کو اچھی طرح جانتے تھے۔ اور جنرل صاحب بھی مشرقی پاکستان میں جی۔ او۔ سی رہ چکے تھے اور بہت وسیع دائرہ دوستوں کا رکھتے تھے۔ زمان صاحب میرے دفتر آکر بھی بیٹھتے تھے اور چائے وغیرہ پیتے اور بتلاتے کہ میں نے جنرل کو کہا سلیم نے یہ بتلایا ورنہ ایکسیڈنٹ ہو جاتا۔ میں ایک اچھے انسپکٹر کی طرح بغیر ناراض کئے کوالٹی بہتر کرنے کی کوشش کرتا رہتا تھا۔

خیر میں ایک دن جب پروف یارڈ گیا تو وہاں آرڈیننس کا جے۔ سی او علی احمد ایک 119 فیوز کو ڈراپ ٹیسٹ کے لئے لے جا رہا تھا۔ فیوز میں سٹرائیکر رکھا جا چکا تھا اور وہ اسے ڈراپ ٹیسٹ بے میں لے جا کر پھاڑنے کے لئے تیار تھا۔ مگر علی احمد کے ہاتھ کانپ رہے تھے اور وہ کچھ ہڑبڑا رہا تھا۔ میں نے دوڑ کر فیوز اس کے ہاتھ سے لیا اور اس کے سبارڈینیٹ کو کہا کہ وہ علی احمد کو دفتر میں لیجا کر بٹھائے۔ علی احمد بچوں کی طرح پھوٹ پھوٹ کر رونے لگا۔ میں نے دوسرے جے۔ سی۔ او کو جو علی احمد کا جونیئر تھا ٹیسٹ کرنے کو کہا اور دفتر جا کر علی احمد کی پریشانی کی وجہ پوچھی۔ اس نے بتلایا کہ اسے پرچیز سیکشن سے سزا کے طور پر پروف یارڈ بھیجا گیا ہے اور اس کے خلاف دس انکوائریاں ہو رہی تھیں۔ میرا یہ اصول رہا کہ میں اپنے کام سے کام رکھتا تھا نہ دوسرے کے کام میں دخل دینا یا سننا پسند کرتا تھا اور نہ اپنے کام میں مداخلت۔ میں نے اسے دلاسا دیا۔ سینے سے لگایا حتیٰ کہ وہ چپ ہو گیا۔ پانی اور چائے منگوا کر پلائی۔ پھر وہیں بیٹھ کر سی او صاحب کے نام ایک خط ٹائپ کروایا جس میں علی احمد کی جسمانی اور دماغی حالت اور آرڈیننس رولز کے مطابق اس کا کسی خطرناک کام میں جہاں سو فیصد دماغی اور جسمانی صلاحیت ہونا ضروری ہے لگانا مناسب نہ تھا۔ اسے میں نے دفتر کا انچارج بنایا اور جونیئر جے۔ سی۔ او کو پروف کا کام سونپ دیا۔ میں نے اس کی تین کاپیاں بنائیں۔ ایک سی۔ او صاحب کو اور ایک پروف یارڈ کی فائل میں اور ایک اپنی ڈائری میں رکھ لی۔ ڈائری رولز کے مطابق میرے پاس ہر وقت رہتی تھی تا کہ کوئی مناسب یا غیر مناسب بات ہو تو لکھی جاسکے۔

میں فیکٹری میں اپنی سرخ رنگ کی فوکس ویگن میں ہی پھرتا تھا۔ میں جب اپنے دفتر جا کر بیٹھا تو مجھے کرنل صاحب کا ٹیلی فون آیا کہ تم نے کب سے کمانڈ سنبھال لی۔ مجھے فلنگ فیکٹری سے ہٹا کر Senior Inspector Paper Particular Section لگا دیا گیا۔ میں نے فوراً اپنے ریلیف کو چارج دیا اور مین بلڈنگ میں اپنے نئے آفس کا چارج سنبھال لیا۔

ایک ہفتہ بعد علی احمد جے سی او اسی قسم کا فیوز لے کر پروف بے میں گیا۔ اس نے ڈراپ ویٹ لگایا مگر سٹرائیکر کے نیچے سیفٹی ڈسک کا جو بٹن ہوتا ہے لگانا بھول گیا۔ فیوز ابھی ہاتھ میں ہی تھا کہ اس کے ہاتھ ہلے اور فیوز پھٹ گیا۔ علی احمد کے سینے جسم پر فیوز کے میٹل کے حصے کھب گئے اور وہ گر گیا۔ نئے افسر انچارج نے پہلے سی او کو رپورٹ کی۔ پھر ہسپتال سے ایمولینس منگوائی اور کوئی پینتالیس منٹ کے بعد اسے اپریشن تھیٹر میں لیجایا جاسکا۔ اس وقت تک اتنا خون نکل چکا تھا کہ وہ بیچارا نہ بچ سکا۔

ہم سب دوسرے دن علی احمد کی لاش کو لے کر اس کے گاؤں گئے۔ سی او صاحب نہ تو اس کے گھر آئے اور نہ ہی اس کے گاؤں گئے۔ صرف ایک پھولوں کی چادر Flower Wreath بھجوادی۔

واہ فیکٹری پنڈی سے صرف 22 میل ہے۔ اور واہ میں سینکڑوں سینیئر فوجی حاضر سروس اور ریٹائرڈ افسر رہتے ہیں۔ واقعہ کی اطلاع جی۔ ایچ۔ کیو میں بھی پہنچ گئی اور کرنل صاحب کے خلاف انکوائری شروع ہو گئی۔ مجھے میٹریل گواہ کے طور پر حاضر ہونے کا خط ملا۔ دوسرے دن کرنل صاحب نے مجھے دفتر میں بلا کر میری سپیشل اے۔ سی۔ آر دکھلائی جو میری سروس میں پہلی ایڈورس (Adverse) اے۔ سی۔ آر تھی۔ اس میں سو میں سے مجھے بیس نمبر دیئے گئے تھے اور ٹیکنیکل میں دس میں سے ایک نمبر دیا تھا۔ ایڈورس اے سی آر پر افسر کے دستخط لینے پڑتے ہیں۔ میں نے اس میں لکھ دیا کہ یہ اے۔ سی۔ آر متعصبانہ ہے کیونکہ میں انکوائری میٹریل وٹنس ہوں اور اے۔ سی۔ آر دے کر کرنل صاحب میری گواہی کو خراب ثابت کرنا چاہتے ہیں۔

میں ذہنی طور پر بڑا پریشان تھا۔ ایک تو احمدی لڑائی جھگڑے سے دور رہتے ہیں اور دوسرے نیوی کی نوکری صاف ستھری اور بغیر کسی تعصب کے ہوتی ہے۔ ہم درجنوں افسر اور سینکڑوں سپاہی جہازوں پر ایک خاندان کی طرح رہتے ہیں اور کمانڈ شرافت، محبت اور مثال قائم کر کے کی جاتی ہے۔ اچھا کمانڈنگ اولڈ مین اور باپ کی تصویر ہوتا ہے۔

پہلی ایڈورس اے سی آر خاص طور پر زیادہ پریشان کن تھی کہ میں پرموشن زون میں تھا اور محکمہ میں ایک ویکنسی بھی تھی اور میں سب سے سینیئر لفٹیننٹ کمانڈر تھا۔ اور پھر میں پریشان تھا کہ میں واہ فیکٹری میں 1962ء سے 1967ء تک پانچ سال رہ چکا تھا۔ میرا اپنا پروفیشن اور محکمہ اور آگے کی ترقی کا تقاضہ تھا کہ میں نیوی میں واپس چلا جاؤں۔ ایک شخص جو صرف اپنی محنت اور پیشہ ورانہ مہارت Prefessional Excellence پر انحصار کرتا ہو ایسے حالات میں پریشان ہو جاتا ہے۔ جیسے کہتے ہیں ملا کی دوڑ مسیت تک۔ بابرکت مہینہ تھا۔

ایک اچھی بات

بدیوں سے بچنے کے لئے خدا تعالیٰ پر ایمان ہونا چاہئے اور ان راہوں کی تلاش کرنی چاہئے جو خدا تعالیٰ کے برگزیدہ بندوں نے اختیار کیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میں نے ڈرائنگ روم اپنا دعا کا کمرہ بنالیا اور رات بھر آہ وبکا کرنی شروع کردی۔

دوسرے دن کرنل صاحب بمعہ اپنی بہت زیادہ صحت مند بیگم اور پانچ بچوں کے روزہ کھلنے سے پہلے ملنے آئے۔ پہلی بار۔ روزہ کھولا۔ برابر کے کمرہ میں جاکر عبادت ادا کی اور بیگم کے سامنے میری قابلیت۔ ایمانداری اور فرض شناسی کے پل باندھ دیئے۔

پھر کہنے "سلیم آپ نے جو خط مجھے علی احمد کے بارہ میں لکھا تھا۔ میں نے وہ اور اس کی کاپی پروف یارڈ سے ضائع کردی ہے۔ ایک کاپی تمہارے پاس ہے۔ وہ مجھے دے دو۔" میں نے پوچھا "سر ایسا کیوں"

کہنے لگے کہ "اگر تمہیں گواہ کے طور پر بلوائیں گے اور تم نے یہ کاپی دے دی تو میرا کورٹ مارشل ہو جائے گا اور میری بیوی اور پانچ بچے پریشان ہو جائیں گے۔

میں نے کہا "سر علی احمد کی بھی ایک بیوی اور سات بچے تھے اور آپ کی ایک ضد نے اس شخص کی جان لے لی۔ اس پر وہ کھڑے ہوگئے اور ناراضگی سے کہنے لگے "اچھا میں دیکھوں گا۔ میں تمہیں کل ہی ایک اور ایڈورس اے۔ سی۔ آر دے دوں گا۔"

میں نے کہا "سر آپ جو چاہیں کریں۔ اگر مجھے بلایا گیا تو خدا کی قسم میرے وفات یافتہ ساتھی کی روح تقاضا کرتی ہے کہ میں وہ خط پیش کروں۔"

وہ ناراض ہو کر چلے گئے۔

میں رات بھر نہ سو سکا اور رب العزت کے آگے دھاڑیں مار کر روتا رہا۔ اور اللہ کے فضل سے مجھے دعا کی وہ کیفیت نصیب ہو گئی کہ میری روح اللہ نکلنے کے حضور انکساری۔ پریشانی اور اشد کرب کی حالت میں تڑپتی رہی۔ یہاں تک کہ سحری کا وقت ہو گیا اور میں سحری کھاکر تلاوت کر کے عبادت پڑھ کے سو گیا۔ یہ میرا معمول تھا کہ سحری کے بعد کچھ سوتا تھا اور میرا نوکر مجھے دفتر کے وقت سے آدھ گھنٹہ پہلے جگاتا تھا۔ اس دن ایک خواب دیکھا جس میں میری مستقبل کی ترقیات کی خبر تھی اس کے علاوہ اس وقت تک میں بے اولاد تھا مجھے اولاد کی بھی خبر دی گئی تھی۔

خواب کے مطابق تیسرے دن میرا ریلیف لیفٹیننٹ کمانڈر پہنچ گیا خط سی۔ او کے پاس پہلے ہی آچکا تھا۔ میں نے فوراً اپنا چارج دے دیا۔

سی۔ او صاحب نے ہر طرح مدد کی کیونکہ میرا واہ سے جانا ہی ان کے لئے بہتر تھا۔ مجھے دس دن کی جائننگ چھٹی ملی۔ جلسہ سالانہ آرہا تھا۔ میں اپنی فوکسی میں بیوی اور اس کی منہ بولی بیٹی کو لے کر ربوہ چلا گیا۔ ہم حسب دستور ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحب کے گھر ٹھہرے۔ میں نے رات کو انہیں اپنی خواب سنائی۔ ڈاکٹر صاحب نے کہا خواب بہت مبارک ہے۔ انہوں نے کہا کہ تعبیر میں تمہیں سوچ کر بتلاؤں گا۔

جلسہ کے دنوں میں میرا یہ معمول تھا کہ صبح تین بجے اٹھ کر بیت مبارک میں جاتا اور فجر ہونے تک نوافل ادا کرتا رہتا۔ کیونکہ میرے دل کی حالت گداز تھی میں دوسری صبح بیت مبارک میں گیا۔ وہاں کوئی نہیں تھا۔ محراب میں جہاں امام جماعت عبادت پڑھاتے تھے ایک مصلیٰ بچھا تھا۔ سامنے کی لکڑی کی کھڑکی میں تھوڑی تھوڑی دراڑیں تھیں جن میں سے بارش کی پھوار آرہی تھی۔ میں نے نیوی کی پریری اظلر اور خوب کوٹ وغیرہ ڈالے تھے۔ نوافل ادا کئے اور رویا دھویا۔ پھر فجر پڑھی واپس آکر سو گیا۔ پھر ایک خواب آئی۔

صبح کے وقت معمول تھا کہ جلسہ سے پہلے سب ناشتہ میز پر کرتے تھے۔ ڈاکٹر صاحب بھی میز پر رونق افروز ہوتے تھے۔ ان کے دونوں داماد ڈاکٹر غلام محمد لاہور والے اور ڈاکٹر صدیقی صاحب میرپور خاص والے بیٹھے ہوئے تھے۔ ڈاکٹر غلام محمد کی ڈیوٹی جلیبیاں اور میری پکوڑے لانے کی تھی۔ ناشتہ پر ڈاکٹر صاحب نے میری خواب سب کو سنا دی میں نے دوسری صبح والی خواب بھی سنادی۔ اس پر ڈاکٹر صاحب نے تعبیر بتلائی۔

"سلیم تم دوسری شادی کرو۔ بشیر (میرے والد صاحب) نہیں آیا۔ انہیں کہو کہ وہ حضرت مرزا شریف احمد صاحب سے بات کریں وہ ان کے بڑے دوست ہیں۔ کوئی خاندان کی لڑکی مانگیں۔ میں یہ کام نہیں کر سکتا۔ میرا رشتہ آقا اور غلام کا ہے۔ دوسرے یہ کہ تمہیں دوسری شادی کے بعد اللہ تعالیٰ دو اولادیں دے گا۔ میں یہ نہیں کہہ سکتا لڑکے یا لڑکی ہوگی۔ مگر جب تمہارے پہلی اولاد ہوگی تو تمہاری عقل ڈاڑھ ٹوٹ جائے گی۔"

یہ 1967ء کی خواب ہے۔ میں کراچی گیا۔ این اے آئی او لگا۔ تو جنرل جو مجھے واہ میں پسند کرتے تھے اور جن کی بیگم کے ڈرائیور سے آدمی مرا تھا۔ جانے لگے انہوں نے صرف تین افسران کے بارہ میں ان کے کمانڈران چیف کو تعریفی خط Letter of Appreciation لکھے۔ نیوی میں صرف میرے بارہ میں لکھا۔

ادھر میں نے کراچی آکر اپنے واہ والے سی او کے خلاف اپیل کی کہ اس نے میری رپورٹ اپنی جان بچانے کے لئے دانستہ خراب کی تھی۔ مجھے لیفٹیننٹ کمانڈر کے طور پر ماڑی پور کا سی او لگا دیا گیا کہ کام دیکھ کر پروموشن کا سوچا جائے گا۔ میری اپیل بمعہ جج ایڈووکیٹ کے کمنٹ کے چیف آف نیول سٹاف جو اس وقت ایڈمرل ایس۔ ایم۔ احسن تھے کو پیش ہوئی۔ صبح کی ڈاک میں احسن صاحب نے وہ خط پڑھا جس میں جنرل نے میری اتنی تعریف کی تھی کہ اگر مجھے خط لکھنے کو کہا جاتا تو میں ایسا خط نہ لکھ سکتا۔ ایڈمرل احسن نے نیول سیکرٹری کو لکھا کہ مجھے اس افسر کا خط ایک بہت سخت اور مشہور جنرل سے تعریف کا دیکھ کر بہت خوشی ہوئی اس افسر کو میری طرف سے مبارکباد دیں اور جنرل کے خط کی کاپی اسے دیں اور اس کے پرسنل فائل میں لگالیں۔ اور آئندہ ہونے والے پروموشن بورڈ میں اس کا نام رکھا جائے۔

دوپہر کی ڈاک میں ایڈمرل نے کرنل کی اے۔ سی۔ آر اور جج ایڈووکیٹ کی کمنٹس Comments پڑھی اور لکھا کہ میں حیران ہوں کہ فوج کا ایک جرنیل تو افسر کی تعریف میں زمین آسمان کے قلابے ملا رہا ہے اور ایک چھوٹا سا کرنل اس میں کچھ اچھائی نہیں پاتا۔ میں یہ مان سکتا ہوں کہ ایک افسر دوسری کوالٹیز (Qualities) میں گر جائے مگر پچھلے سال اس کرنل نے اسے ٹیکنیکل میں 10 میں سے 9 نمبر دیئے اور اب یہ کیسے ہو گیا۔ یہ رپورٹ بائسڈ متعصبانہ ہے اور ردی کی ٹوکری میں پھینکی جائے۔ یونٹ کے ٹوائی سی جواب سی او ہے اس سے رپورٹ منگوائی جائے۔ قصہ مختصر میں چھ ماہ کے عرصہ میں کمانڈر بن گیا۔ پھر کیپٹن بنا۔

کرنل صاحب کو لیفٹیننٹ کرنل سے جبری ریٹائر کیا گیا اور وہ واہ میں CGO کے طور پر نوکری کرتے تھے جب میں دورہ پر جاتا تو فائلیں لے کر کام کرنے آتے۔ اس دوران میں حضرت امام جماعت الثانی نے وقف بعد از ریٹائرمنٹ کی تحریک کی۔ میرا نام بھی اللہ کے فضل سے قبول کیا گیا اور میں کورس (Corresspondance Course) کورس پونڈینس کورس میں اول نمبر حاصل کیا۔ میں منتظر تھا کہ ریٹائر ہوں اور ربوہ امام جماعت کے کی خدمت میں حاضر ہو جاؤں۔

1972ء میں مجھے سی او ماڑی پور سے ڈائریکٹر بنا کر اسلام آباد بھیج دیا گیا۔ اور ایڈمرل شریف صاحب کے چیف آف سٹاف کے دور میں باوجود احمدیوں کے خلاف مخالفت کے مجھے کیپٹن پروموٹ کر دیا گیا۔ شریف صاحب کی ریٹائرمنٹ کے بعد ایڈمرل نیازی چیف بنے میں نے ان کے ساتھ کبھی نوکری نہیں کی تھی۔ یہ بہت خدا ترس اور ہمدرد افسر ثابت ہوئے۔ نیوی کی ویلفیئر کے لئے بے حد کوشش کی۔ جب میں سی او۔ ماڑی پور تھا تو میں نے محسوس کیا کہ بہت سے وردی والے افسران اور سویلین افسران اور کارندے جو ہندوستان سے آئے تھے۔ ریٹائرمنٹ کے لئے عمر اور سروس کے لحاظ سے نزدیک آرہے تھے میں نے ایک سویلین کوآپریٹو سوسائٹی بنائی جس کا میں چیئرمین تھا اور نیول ہیڈ کوارٹر اور دوسرے افسران کی مدد اور اعانت سے 150 ایکڑ زمین حب روڈ پر حاصل کی۔ جب میں اسلام آباد چلا گیا تو نیازی صاحب اکثر بلا کر کام دیتے اور میں کراچی یا منسٹری آف ڈیفنس میں جاکر کوشش کرتا۔ انہیں دنوں میری سروس کیپٹن کے طور پر بھی ختم ہونے کو آئی اور میں نے ربوہ جانے کے شوق میں ریٹائرمنٹ سے پہلے چھٹی لے لی۔ اس سے چند ہفتہ پہلے ایڈمرل نیازی نے ایک فائل چلائی جس میں آرمامینٹ کے بارہ میں احکامات تھے۔ وہ فائل دستخط ہوتے ہوتے میرے پاس آگئی۔ مجھے معلوم تھا کہ جو حکم ہے وہ نیوی یا ملک کے مفاد میں نہیں۔ ایڈمرل صاحب کا نظریہ بھی ٹھیک تھا مگر جو نتائج وہ حاصل کرنا چاہتے تھے وہ پایہ تکمیل کو نہ پہنچ سکتے تھے۔ میں نے یہ ٹاپ سیکرٹ فائل اپنی سیف میں بند کی۔ رات کو میں نے دعا کی اور صبح ہاتھ سے ایک لمبا مدلل کمینٹ لکھ ایڈمرل صاحب کی خدمت میں بھجوا دیا۔ راستہ میں تمام سینیئر افسران دستخط کرتے رہے۔

میرے ایک بہت مہربان اور عزیز دوست ایڈمرل ضمیر (وفات یافتہ) جو وائس چیف تھے انہوں نے ٹیلی فون کیا کہ تم یہ کیوں کرتے ہو۔ تمہیں نقصان ہو گا۔ میں نے عرض کیا۔ "سر اللہ مالک ہے۔ آپ فائل آگے جانے دیں۔"

انہوں نے ٹیلی فون رکھ دیا۔ دوسرے دن وہ فائل پھر میرے پاس آگئی۔ ایڈمرل نیازی نے اپنی مخصوص قلم اور سبز سیاہی سے لکھا تھا کہ مجھے خوشی ہے کہ کچھ افسران ملک اور نیوی کی فلاح کو اپنی نوکری پر ترجیح دیتے ہیں۔ اور میری رائے کا شکریہ ادا کیا۔ اس کے بعد ان کی اور میری دوستی گہری ہو گئی۔

یہاں تک میں کہ ریٹائرمنٹ کی چھٹی پر چلا گیا۔ مجھے لاہورز سے بلایا گیا اور کراچی جاکر ڈائریکٹر جنرل ویلفیئر اینڈ دوبارہ آبادکاری پر تعین کیا۔ س دن میں نے چارج لیا بذریعہ سگنل کموڈور پر موٹ کیا گیا۔

کراچی آنے سے پہلے میں نے بیگم سے کراچی چلنے کو کہا۔ انہوں نے جواب دیا کہ آپ کی اور آپ کے والدین کی خواہش آپ کے ہاں اولاد کی بہت ہے۔ میں آپ کو دوسری شادی کی اجازت دیتی ہوں۔ دونوں مکان جو میں نے کراچی کی سب جائیداد بیچ کر لاہور میں بنوائے تھے اس کے نام تھے وہ انہوں نے لے لئے اور میں والدین کے ساتھ کراچی نیوی کے کرایہ کے مکان میں پہنچ گیا۔

اس سے پہلے میں عقد ثانی کے لئے تیار ہو گیا تھا۔ حضرت امام جماعت الثالث کو میرے والد صاحب اور خاکسار لکھتا رہتا تھا۔ آپ نے لکھا کہ آپ کے والد اور آپ رشتہ تلاش کریں میں بھی کروں گا۔ مگر کوئی رشتہ میری منظوری کے بغیر قبول نہیں کرنا۔ بہت سے رشتے تلاش کئے گئے۔ ہر خط واپس آگیا لکھا ہوتا تھا مناسب نہیں اور تلاش کرو۔ اس میں دو تین پروفیسر خواتین۔ ایک اعلیٰ فوجی افسر کی بہن جس کے نام ایک کروڑ کی جائیداد تھی۔ ڈاکٹرز وغیرہ تھیں۔ جب میں کراچی آیا تو والد صاحب نے ایک خط مولوی صدرالدین کھوکھر صاحب کے نام دیا کہ سلیم بڑی مشکل سے شادی کے لئے تیار ہوا ہے۔ آپ اسے باندھ دیں۔ مولوی صاحب نے بہت سے رشتے بتلائے۔ لسٹ کے نیچے ایک نام ذکیہ سلطانہ کا تھا۔ میں نے پوچھا یہ کون ہیں مولوی صاحب نے کہا کہ یہ آپ کی ہم کفو نہیں۔ مگر ان کا رشتہ دور سے خاندان کے ساتھ ہے۔ یہ خلیفہ عبدالرحمان صدیقی برادر خورد کرنل تقی الدین کے چھوٹے بھائی تھے۔ ان کی بہن حرم حضرت امام جماعت الثانی تھیں۔ میں نے اس نام پر انگلی رکھ دی کہ میں نے ان سے شادی کرنی ہے اگر یہ مجھے قبول کریں۔ مولوی صاحب نے پوچھا کیوں میں نے عرض کیا۔ حضرت بانی سلسلہ کے گھر کی جوتی بھی میرے لئے مبارک اور قبول ہے۔

اس وقت میرے والدین کراچی نہ آئے تھے اور میں نیول میس (Naval Mess) میں سینئر افسران کے سویٹ (Senior officer siute) میں ٹھہرا تھا۔ میں نے برادرم کیپٹن شمیم احمد جو اس وقت نیول ہیڈ کوارٹر کراچی میں تعین تھے اور ان کی بیگم کو بھیجا۔ ساتھ ہی برادرم سید طارق علی احمد اور ان کی بیگم کو بھجوایا۔ دونوں نے ذکیہ بیگم کو پسند کیا۔ میں نے رشتہ کی

باقی صفحہ 6 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چوہدری خالد سیف اللہ خان، نمائندہ الفضل انٹرنیشنل لندن

مکتوب آسٹریلیا

بچہ پیدا ہوا تو گھر کی عورتوں نے اسے گھیر لیا اور اس کے ناک نقشہ پر تبصرے ہونے لگے۔ ایک نے کہا اس کی آنکھیں باپ کی ہیں۔ دوسری نے کہا اس کا ناک ماں کا ہے۔ تیسری بولی ماتھا بالکل دادی کا ہے۔ چوتھی نے کہا ٹھوڑی بالکل ماموں کی ہے۔ وغیرہ وغیرہ ایک عورت جو ذرا ہٹ کر بیٹھی ہوئی تھی پکار اٹھی کہ اس غریب کا اپنا بھی کچھ ہے یا سب کچھ مانگا تانگا ہی ہے۔

یہ لطیفہ عام سوچ کے مطابق ہے۔ عام طور پر یہی سمجھا جاتا ہے کہ بچہ جینز (Genes) کا ایک سیٹ باپ سے لیتا ہے اور ایک سیٹ ماں سے اور پھر وہ دونوں آپس میں یوں گڈمڈ ہو جاتے ہیں کہ محض اتفاق سے وہ بعض کیریکٹر یا بناوٹ باپ کی طرف سے لے لیتا ہے۔ اور بعض ماں کی طرف سے مثلاً جیسے یہ کہا جائے کہ بچہ نے حس مزاح ماں سے لی ہے اور پیشہ کا رجحان باپ سے۔

لیکن نئی تحقیق سے ثابت ہوا ہے کہ یہ محض اتفاق نہیں کہ بعض کیریکٹر باپ سے آتے ہیں اور بعض ماں کی طرف سے بلکہ انسانی وجود کے مخصوص اور معلوم حصے ہیں جو باپ یا ماں کی طرف سے بچہ کو ورثہ میں ملتے ہیں۔ مثلاً دماغ کا وہ حصہ جو ہمارے جذبات کو کنٹرول کرتا ہے وہ باپ کے جینز سے بنتا ہے اور دماغ کا وہ حصہ جس کا تعلق قوت فیصلہ اور ذہانت سے ہے وہ ماں کی طرف سے آتا ہے۔

کوئی دس سال تک جینز کے ماہرین کا خیال تھا کہ جینز بس جینز ہی ہوتے ہیں ان میں نر و مادہ کی تخصیص نہیں ہوتی لہذا وہ خواہ باپ کی طرف سے ہوں یا ماں کی طرف سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ لیکن یہ تصور اب باقی نہیں رہا۔ جینز میں بھی نر و مادہ کی تخصیص ہوتی ہے۔ اور ہر ایک کا جسم کی تخلیق میں ایک طے شدہ حصہ ہوتا ہے۔ یہ بات پہلے کیمبرج یونیورسٹی کے ڈاکٹر عظیم سورانی نے دریافت کی تھی۔ اور پھر دوسرے سائنس دانوں نے اس کی توثیق کی۔

ڈاکٹر عظیم سورانی نے اپنے تجربات دودھ پلانے والے جانوروں (Mammals) پر کئے۔ انہوں نے ایک انڈہ (Egg) مادہ کا لیا اور اس میں سے DNA حاصل کر کے اس میں سپرم سیلز (Sperm Cells) کے دو DNA ملائے لیکن باوجودیکہ جینز کا باہمی تناسب معلوم کے مطابق تھا کچھ بھی حاصل نہ ہوا۔ پھر ڈاکٹر صاحب نے دو انڈوں کے DNA ایک ایسے انڈے میں داخل کئے جس کا اپنا DNA نکالا ہوا تھا۔ لیکن تب بھی بچہ نہ بنا۔ جس سے یہ ثابت ہوا کہ جینز کا باہمی تناسب اور تعداد وغیرہ درست ہونا کافی نہیں بلکہ ان کا نصف نر سے اور نصف مادہ سے آنا بھی ضروری ہوتا ہے۔ بچہ کی نشوونما کے دوران ایسے مراحل آتے ہیں کہ ان کا آغاز کرنے کے لئے کبھی باپ کے جینز کی ضرورت پڑتی ہے اور کبھی ماں کے جینز کی۔ سائنس دان سمجھتے ہیں کہ اس تحقیق نے عورتوں کا پلہ مردوں سے بھاری کر دیا ہے آج وہ فخر سے کہہ سکتی ہیں کہ بچہ کی جسمانی و ذہنی صلاحیتوں اور استعدادوں میں ماں کے جینز کا بھی اتنا ہی حصہ ہے جتنا باپ کا۔ چنانچہ بچہ ایک ایسے نطفہ سے پیدا ہوتا ہے جو ماں باپ کے پانی کے امتزاج سے بنتا ہے گویا وہ ایک ایسا بیج ہے جو دو بیجوں کے ملنے جلنے سے وجود میں آتا ہے اور ماں کا زائد کام یہ ہوتا ہے کہ وہ اس زمین یا کھیتی کے بھی کام کرتی ہے جس میں وہ ملا جلا بیج اگتا ہے۔

ریسرچر کہتے ہیں کہ اس کی ایک مثال یہ ہے کہ بچہ جس نالی کے ذریعہ اپنی ماں سے غذائیت اور آکسیجن حاصل کرتا ہے (Placenta) وہ باپ کے جینز سے نشوونما پاتی ہے۔ نر سے آنے والے جینز جارح (Aggressive) ہوتے ہیں اور ان کی کوشش ہوتی ہے کہ چھینا جھپٹی کر کے بچہ کے لئے جتنی غذا حاصل کرنی ممکن ہے وہ حاصل کر لی جائے۔ اس کے بالمقابل مادہ کے جینز میں صبر اور برداشت کا مادہ ہوتا ہے اور ان کی کوشش ہوتی ہے کہ نر جینز کی حرص کو حد اعتدال میں رکھیں تا ماں کا شوگر لیول حد سے نیچے نہ گر جائے۔

یہ تجربات فی الحال چوہوں پر کئے گئے ہیں اس لئے ماہرین انہیں انسانوں پر منطبق کرنے میں احتیاط سے کام لے رہے ہیں۔ (ماخوذ از رپورٹ Jerome Burne دی گارڈین بحوالہ سڈنی ہیرلڈ 97-6-6)

اگر یہ تحقیق کے نتیجہ میں باتیں انسانوں پر بھی صادق آجائیں تو اس سے وقت کے ساتھ ساتھ انسانی سوچ اور سماجی مسائل میں کئی دور رس تبدیلیاں پیدا ہوں گی۔ یہ خیال کہ بچہ کے لئے تخم صرف نر مہیا کرتا ہے اور مادہ صرف بطور زمین یا کھیتی کے ہوتی ہے غلط ثابت ہو جائے گا کیونکہ تخم یا بیج نر و مادہ دونوں کے پانی کے خلط ملط سے پیدا ہوتا ہے اور مادہ کا یہ کردار کہ وہ بطور قطعہ زمین کے پودے کو بڑھنے کے لئے قوت فراہم کرتی ہے ایک ضروری مگر زائد فعل کے طور پر ہے۔ کلام الٰہی نے انسانی تخلیق میں عورت کے ان دونوں کرداروں کا ذکر فرمایا ہے۔ ایک جگہ فرمایا۔ یعنی ہم نے انسان کو ایسے نطفہ سے پیدا کیا ہے جو ملا جلا ہے۔ اس میں ایک ایسے نطفہ کا ذکر ہے جو نر و مادہ دونوں کے پانیوں کے اختلاط سے وجود میں آتا ہے۔ صرف مرد کا نطفہ مراد نہیں۔ مشج عربی میں دو چیزوں یا رنگوں کے باہم ملنے کو کہتے ہیں۔ اور امشاج اس کی جمع ہے۔ اس لحاظ سے یہ تحقیق کہ ماں باپ دونوں ہونے والے بچہ کو تیئس (23) تیئس (23) کروموسوم مہیا کرتے ہیں اور دونوں کے جینز مل کر بچہ کی تخلیق کا باعث بنتے ہیں نہ صرف کلام الٰہی کے مطابق ہے بلکہ کلام الٰہی کا ایک علمی اعجاز ہے۔

اس تحقیق سے ذات برادری کے مسئلہ پر بھی دلچسپ روشنی پڑتی ہے۔ اور اس سے ایک نئی سوچ ابھرتی ہے۔ وہ یہ کہ اگر بچہ میں ماں باپ دونوں کی طرف سے برابر کروموسوم اور جینز آتے ہیں اور اس میں باپ کا پلڑا ماں سے بھاری نہیں تو ذات برادری صرف باپ کی طرف سے کیوں چلے ماں کی طرف سے کیوں نہیں۔ ویسے اس طرح کی سوچ مغربی آسٹریلیا میں پہلے ہی پیدا ہو چکی ہے۔ میں نے جب بھی کسی سے پوچھا کہ آپ کے آباؤ اجداد کس ملک سے آکر آسٹریلیا میں آباد ہوئے تھے تو اگرچہ میرے ذہن میں صرف باپ دادے کا اصل وطن پوچھنا ہی مقصود ہوتا تھا مگر مجھے ہمیشہ اس طرح کا جواب ملا ہے کہ میرا باپ سکاٹ لینڈ سے تھا اور ماں اٹلی سے۔ بلکہ اپنی دادی نانی کا بھی بتانا شروع کر دیتے کہ وہ فلاں فلاں ملک سے تھے۔ اس لحاظ سے تو تمام انسان ایک ایسے سمندر کی حیثیت اختیار کر لیتے ہیں جس میں سب دنیا کے پانی خلط ملط ہو چکے ہوں۔ اب ذرا اس میں کوئی مختلف براعظموں، ملکوں اور جزائر کے پانیوں کو الگ الگ کر کے دکھائے تو جانیں۔ گویا ذات پات قبیلے محض شناخت کے لئے رہ جاتے ہیں۔ اور ان کی یہی غرض کلام الٰہی نے بیان فرمائی ہے۔

وحدت انسانی کے سلسلہ میں ایک اہم ریسرچ کا ذکر بھی یہاں مناسب ہو گا۔ سائنس دانوں نے 1987ء میں ایک تحقیق شائع کی تھی جس سے ثابت ہوا تھا کہ دنیا بھر میں جو مختلف رنگ و نسل کے لوگ پھیلے ہوئے ہیں ان میں ایک ایسا جین (Gene) مشترک ہے جو صرف ماں ہی بچے کو منتقل کر سکتی ہے۔ یعنی (Mitochondria) گویا تحقیق سے یہ تصور درست معلوم ہوتا ہے کہ تمام انسان ایک ہی ماں کی اولاد ہیں۔ سائنس دانوں نے بھی اس ماں کا نام Eve یعنی حوا رکھا ہے۔ اس تحقیق کے آٹھ سال بعد 1995ء میں دنیا کی تین معروف یونیورسٹیوں نے (Yale, Chicago, Harward) وائی کروموسوم (Y-Chromesome) کا تجزیہ کیا جو ان 38 مردوں سے لئے گئے تھے جن کا تعلق مختلف قوموں اور نسلوں سے تھا۔ وائی کروموسوم وہ ہوتے ہیں جو جین (Embryo) کو لڑکا بناتے ہیں۔ تینوں یونیورسٹیوں کی تحقیق نے ثابت کیا کہ اپنی ولدیت میں بھی سب انسان مشترک ہیں۔ لیکن اس بار اس جد امجد کا نام انہوں نے آدم نہیں رکھا۔ بلکہ یہ خیال ظاہر کیا کہ دنیا کے سب انسان شاید چند ہزار پر مشتمل ایک گروپ کی شاخیں در شاخیں ہیں جن میں باپ کی طرف سے ایک قدر مشترک تھی۔ پچھلی تحقیق کو موجودہ سے ملا کر اگر دیکھا جائے تو یہ ثابت ہوتا ہے کہ دنیا بھر کے انسان خواہ وہ کسی ذات پات یا ملک و قوم کے ہوں ان میں ماں باپ دونوں کی طرف سے ایک قدر مشترک ضرور موجود ہے۔ چنانچہ اخبار نے اس رپورٹ پر جو عنوان جمایا وہ تھا۔ "We are all related" یعنی ہم سب انسان باہم رشتہ دار ہیں۔

(ماخوذ از واشنگٹن پوسٹ۔ لاس اینجلیز ٹائم۔ بحوالہ سڈنی مارننگ ہیرلڈ 95-5-27)

معلوم ہوتا ہے یہ قدر مشترک وہی ہے جس کا ذکر خدا نے یوں فرمایا ہے "اے لوگو اپنے رب کا تقویٰ اختیار کرو جس نے تمہیں ایک ہی جان (نفس واحدہ) سے پیدا کیا..."

یہ جدید تحقیقات کئی پرانے تصورات پر کاری ضرب لگاتی ہیں۔ مثلاً یہ تصور کہ نسل صرف بیٹوں سے چلتی ہے بیٹیوں سے نہیں۔ اگر ماں باپ دونوں کی طرف سے جینز یکساں طور پر منتقل ہوتے ہیں تو ان کی نسبت بھی یکساں ہوئی۔ یوں مرد و عورت کی نسل لڑکے اور لڑکی اور ان کی اولادوں میں یکساں طور پر چلتی چلی جاتی ہیں۔ اور نسلی تعلق کے لحاظ سے بیٹے بیٹی اور پوتے نواسے میں کوئی فرق نہ رہا۔ لیکن ایشیائی اور افریقی ممالک میں کتنے لوگ ایسا سمجھتے ہیں؟ ماں باپ دونوں کی طرف سے یکساں جین اولاد میں

باقی صفحہ 6 پر

یاد رفتگاں

پروفیسر محمد سمیع طاہر لاہور

ملک محمد انور خان

حلقہ شمالی چھاؤنی لاہور کے ایک نہایت مخلص بزرگ ملک محمد انور خاں گذشتہ برس ہم سے جدا ہو گئے۔ ملک صاحب سلسلہ احمدیہ سے گہری وابستگی رکھنے والے عبادت گزار احمدی تھے۔

موصوف جس جذبہ اور ذوق و شوق سے مالی قربانیاں پیش کیا کرتے تھے اس پر رشک آتا تھا۔ حضرت امام جماعت کی طرف سے کی جانے والی ہر تحریک پر لبیک کہتے تھے اور بشاشت سے بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔

ملک محمد انور خاں کے ساتھ ساتھ ان کے والد شیخ خورشید احمد صاحب اور ملک انور صاحب کی والدہ اقبال بیگم کی طرف سے بھی مالی قربانیاں پیش کی جاتی ہیں۔ ان سب بزرگوں کے لئے ان کے درجات کی بلندی کیلئے دعا نکلتی ہے۔

مجھے یاد ہے جب انہوں نے وصیت کے کاغذات اس سال کئے تو خود آکر امانت وصیت میں ادائیگی کیا کرتے تھے پھر جب وصیت کی منظوری آگئی تو چند ماہ کے اندر حصہ جائیداد ادا کر دیا۔ شاید موصوف کو بہت جلدی تھی وصیت کو ایک سال ہی ہوا تھا کہ بلاوا آگیا۔

میں سمجھتا ہوں کہ ہر احمدی کا فرض ہے کہ اپنی اولاد کی ایسی ہی تربیت کرے کہ جب ان کی رخصت کا وقت آئے تو ان کی اولادیں اپنے بزرگوں کی جگہ کھڑا ہونے کی اہل ہوں۔

خدا تعالیٰ ملک محمد انور صاحب اور ان کے والدین کے درجات بلند کرے اور ان کے افراد خاندان کو ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا کرے۔

OOO

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

بنگلہ دیش : شانتی باہنی ہتھیار ڈالے گی

بنگلہ دیش کے جنوب مشرقی پہاڑوں پر عرصہ 22 سال سے جاری جنگ ختم ہونے کا اعلان کر دیا گیا ہے۔ اس علاقے میں بنگلہ دیش کے خلاف لڑنے والی فوج شانتی باہنی نے ہتھیار ڈالنے کا اعلان کر دیا ہے۔ یہ تقریب 10 فروری کو شروع ہوگی اور چار دن میں ختم ہوگی۔ توقع ہے کہ وزیر اعظم شیخ حسینہ واجد تقریب میں موجود ہونگی۔ اس تقریب میں شانتی باہنی کو سرکاری طور پر غیر مسلح کیا جائے گا۔

ذرائع کے مطابق دو ہزار باغیوں کے ہتھیار ڈالنے کی تقریب کھگرا چاری ضلع کے سٹیڈیم میں چار روز تک ہوگی۔ پہلے دن باغیوں کے سیاسی ونگ کے سربراہ جوتی اندرا بھودی پریالارما عرف شانتولارما اپنے ساتھیوں سمیت ہتھیار ڈالیں گے ہتھیار ڈالنے کا اعلان دسمبر میں حکومت اور باغیوں کے درمیان تاریخی امن معاہدے کے بعد ہوا ہے۔

بھارت اور برما سے ملنے والے سرحدی علاقے میں قائم یہ علاقہ قدرتی گیس اور معدنیات سے بھرپور ہے۔ غیر سرکاری اعداد و شمار کے مطابق اس بغاوت میں عرصہ 22 سال سے 25 ہزار افراد مارے جاچکے ہیں۔ یہ باغی اپنے علاقے کی خود مختاری کے لئے لڑ رہے ہیں۔ انہون نے بنگالی بولنے والوں کو اس علاقے سے نکل جانے پر مجبور کر دیا۔ اس معاہدے کے تحت ہتھیار ڈالنے والوں کے خلاف کوئی قانونی چارہ جوئی نہیں ہوگی سوائے اس کے وہ مجرم ثابت ہو جائیں۔ ہتھیار ڈالنے کی تقریب 10 فروری کے علاوہ 16. 22 اور 28 فروری کو بھی ہوگی۔ دریں اثناء حکومت نے معاہدے کے نفاذ کے لئے عبدالحسنات عبداللہ کی سربراہی میں ایک تین رکنی کمیٹی قائم کر دی ہے۔

حکومت کی قائم کردہ ٹاسک فوس 50 ہزار قبائلی پناہ گزینوں کی واپسی کے انتظامات کا جائزہ لے گی۔ ان لوگوں نے بھارتی صوبے تری پورہ میں پناہ لے رکھی ہے۔ اب یہ لوگ واپس آرہے ہیں۔ جمعرات کو ہائیکورٹ نے معاہدے کی قانونی حیثیت کو چیلنج کرنے کی درخواست مسترد کر دی تھی۔ بنگلہ دیش کی اپوزیشن نے بھی اس معاہدے کو غیر آئینی اور غیر قانونی قرار دیتے ہوئے اس کی مخالفت کی ہے۔

OOO

صدر کلنٹن کے نام

یاسر عرفات کا خط

امریکہ کے صدر بل کلنٹن کے نام فلسطین کے صدر یاسر عرفات نے ایک خط میں بتایا ہے کہ فلسطینی آئین سے اسرائیل کو تباہ کرنے کی شق ختم کر دی گئی ہے۔ انہوں نے خط میں لکھا ہے کہ مشرق وسطیٰ میں پائیدار امن قائم کرنے کا مقصد حاصل کرنے کے لئے ہم نے اپنا آئین ہی تبدیل کر دیا ہے۔ اس پر امریکی صدر نے خوشی کا اظہار کیا اور اپنی وزیر خارجہ مسز میڈیلین ایلبرائیٹ سے کہا کہ یہ ہونا چاہئے تھا یہ ہو گیا ہے۔ یہ بہت اہمیت کا واقعہ ہے۔

یاسر عرفات کا یہ اعلان بے حد غیر متوقع ہے۔ یورپی حلقوں نے بھی اس پر خوشی کا اظہار کیا ہے۔ جبکہ بعض عرب ممالک میں کچھ اور قسم کا رد عمل ہوا ہے۔ ان ممالک کا کہنا ہے کہ اگرچہ یاسر عرفات نے مشرق وسطیٰ میں دیرپا امن کے لئے یہ اقدام کیا ہے لیکن اتنا بڑا اقدام اسرائیلی وزیر اعظم کی طرف سے کسی اچھے اقدام یا اعلان کے بغیر ہی کر دیا گیا ہے۔ اس لئے فلسطینی آئین میں یہ تبدیلی فلسطینی کاز کے لئے نقصان دہ بھی ثابت ہو سکتی ہے۔

یاد رہے کہ اسرائیلی وزیر اعظم نے امریکی صدر کے ساتھ ملاقات میں اس بات پر اعتراض کیا تھا کہ ہم فلسطینیوں سے امن کس طرح قائم کر سکتے ہیں جبکہ ان کے آئین میں ہمارے تباہ کرنے کی شق موجود ہے۔ وزیر اعظم یاہو نے اس بات کو آڑ بنا کر مغربی کنارے سے اپنی فوجیں واپس بلانے سے انکار کر دیا۔

اسرائیل مخالف تنظیم حماس کے سربراہ احمد یاسین نے کہا ہے کہ واشنگٹن میں مذاکرات اور ملاقاتیں ہو رہی ہیں لیکن یہ بات سبھی جانتے ہیں کہ اسرائیل اپنی ہی شرائط منوائے گا۔ یہ باتیں فلسطینیوں کے مفادات کے خلاف ہیں لہٰذا ہم اپنی جگہ پر مہم جاری رکھیں گے۔

اسرائیل کے وزیر اعظم نے یاسر عرفات کے بیان کا خیر مقدم کرنے کی بجائے اس کو یہ کہہ کر مسترد کر دیا ہے کہ یاسر عرفات تو ایسا کرنے کا اختیار ہی نہیں رکھتے۔

OOO

الجزائر میں قتل عام کے خلاف

پیرس بون اور برسلز میں

احتجاجی مظاہرے

جمعہ کے روز پیرس میں سینکڑوں افراد نے الجزائر میں عوام کے قتل عام پر پر امن احتجاجی مظاہرہ کیا اور مطالبہ کیا کہ اس قتل عام کو فوری طور پر ختم کروایا جائے۔

ابھی تک کسی اسلامی ملک سے اس قسم کے مظاہروں کی خبر نہیں آئی۔

پیرس میں ہونے والا یہ مظاہرہ اس لحاظ سے منفرد تھا کہ اس کے انتظام میں صرف مسلمان تنظیموں نے ہی نہیں بلکہ حقوق انسانی کی تنظیم اور عیسائیوں کے کیتھولک تنظیم نے حصہ تھا۔ شدید سردی کے باوجود سینکڑوں افراد نے جمع ہو کر مظاہرہ کیا۔ برسلز اور بون میں بھی ایسے ہی مظاہروں کی اطلاعات ملی ہیں۔

اگرچہ سرکاری طور پر الجزائر میں گذشتہ 6 سال کے دوران 26 ہزار افراد کی ہلاکت کا اعتراف کیا گیا ہے۔ مگر غیر سرکاری محتاط اندازوں کے مطابق مرنے والوں کی تعداد 60 ہزار سے کم نہیں۔ تینوں یورپی ملکوں کے مظاہرین نے الجزائر کی حکومت پر زور دیا ہے کہ اس قتل عام کو ختم کروایا جائے۔

OOO

بقیہ صفحہ 4

درخواست کی۔ اس وقت میری عمر 48 سال اور ذکیہ بیگم کی 28 سال کے قریب ہوگی۔ مجھے قبولیت کی امید کم تھی مگر ہمت کر کے عرضی ڈال دی۔ ذکیہ کی امی صاحبہ نے اللہ سے پوچھا تو میرے حق میں مثبت جواب ملا۔

اب کہا گیا کہ والدین کو بلائیں۔ میں نے اپنا سامان اور والدین کو بلایا نیوی نے کرایہ کا مکان کالے پل کے قریب دے دیا۔ جب میری پہلی بیٹی ہوئی اس کا نام حضرت امام جماعت الثالث نے سلمٰی رکھا۔ جب نرس اسے ڈیلیوری روم سے لے کر آرہی تھی تو میری عقل داڑھ ٹوٹ کر میرے ہاتھ میں آگئی۔ پانچ سال کے بعد جب میں دوبارہ ریٹائر ہو گیا تھا بیٹا ہوا جو واقف نو ہے اور اللہ کے فضل سے جس کا نام حضرت امام جماعت الرابع نے بشیر احمد رکھا۔

ایک بات میں کہنی بھول گیا جب ایڈمرل نیازی نے مجھے بلایا اور کہا کہ میں تمہیں ریکال کر کے کراچی بھجواؤں گا اور پروموٹ کروں گا۔ میں نے عرض کی کہ میں نے اپنے امام کو لکھ دیا ہے کہ میں ربوہ آرہا ہوں مجھے چاہے بیت مبارک میں جھاڑو دینے یا کسی اور کام پر متعین کریں مجھے جواب ملا تھا کہ آجائیں میں نے آپ کے لئے کام سوچ رکھا ہے۔ میں نے ایڈمرل صاحب سے عرض کی کہ یہ میرے لئے منافقت ہوگی کہ میں ادھر کچھ لکھتا ہوں اور آپ کا کہا مان لوں۔ ایڈمرل صاحب نے کہا کہ تم اپنے امام صاحب کو لکھو میں تمہیں نیک کام کے لئے بلا رہا ہوں۔ اور جب تک جواب نہ آئے تم اسلام آباد میرے مہمان کے طور پر ٹھہرو۔

میں ایف 8 میں واقع دار الخلافہ میں نیوی کی کار میں گیا۔ مولوی اشرف صاحب مربی تھے۔ ان کو ساری بات بتلائی انہوں نے کہا میں ابھی ربوہ جا رہا ہوں حضرت صاحب نے بلایا ہے آپ خط لکھ دیں میں جواب لے آؤں گا۔ میں نے وہیں بیٹھ کر خط لکھا اور مولوی صاحب کو اپنے میس کا ٹیلیفون نمبر دیا۔ رات کو 11 بجے مولوی صاحب کا ربوہ سے ٹیلیفون آیا کہ حضرت صاحب صبح 10 بجے اسلام آباد پہنچ رہے ہیں۔ جنرل عبد العلی ملک صاحب کو اطلاع دے دی ہے۔ آپ ریسپشن لائن میں کھڑے ہو جائیں لائن کے شروع میں جرنیل صاحب۔ امیر اسلام آباد عبدالوہاب صاحب مجلس عاملہ کے دوسرے رکن کھڑے تھے۔ آخر میں خاکسار تھا۔ حضرت صاحب سفید شیروانی پہنے تشریف لائے اور مسکرا کر میرے سامنے رک گئے۔ مسکرا کر فرمایا "یہ تو کمبل اور ریچھ والا قصہ ہو گیا ہے۔ آپ نیوی کو چھوڑتے ہیں اور وہ آپ کو نہیں چھوڑتی" میں نے عرض کی "میں کیا کروں" جیب سے میرا خط نکال کر دیا اور فرمایا "میں نے جواب حاشیہ پر لکھ دیا ہے" اور یہ کہہ کر اندر تشریف لے گئے۔ میں نے کھول کر خط پڑھا حاشیہ پر لکھا تھا۔ "نیوی کو جب تک آپ کی ضرورت ہے۔ آپ نوکری کریں۔ اللہ تعالیٰ فضل کرے گا"

میں نے ایڈمرل صاحب کو خط دکھلایا اور کراچی آگیا۔ اللہ کے فضل سے پانچ سال محنت' جانفشانی سے کام کیا۔ کم تنخواہ والوں کے لئے ایک ہزار مکان بغیر کسی ایڈوانس لئے بنائے۔ بحریہ فاؤنڈیشن بنی۔ میں نے اپنا مکان دوبارہ ریٹائرمنٹ کے بعد بنایا اور اب اللہ کے فضل سے اس میں بمع اپنے چھوٹے سے کنبہ کے رہتا ہوں۔ دراصل میں نوجوانوں کو خاص طور پر یہ پیغام دینا چاہتا ہوں کہ ہمیں نقصان احمدی ہونے سے نہیں ہوتا بلکہ احمدیت کو چھپانے سے ہوتا ہے۔ اگر ہم خدا سے ڈریں اور صرف خدا سے ڈریں اور اللہ اور (-) کے احکامات پر عمل کریں تو دنیا کی کوئی طاقت ہمیں نقصان نہیں پہنچا سکتی۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے کیا خوب فرمایا ہے۔ ؎

حاجتیں پوری کریں گے کیا تیری عاجز بشر
کر بیاں سب حاجتیں حاجت روا کے سامنے

OOO

بقیہ صفحہ 5

منتقل ہونے کی تھیوری نے رحمی تعلقات کی اہمیت بھی خوب اجاگر کی ہے۔ رشتہ دار باپ کی طرف سے ہوں یا ماں کی طرف سے دونوں کے ساتھ آپ کے جین یکساں طور پر مشترک ہوتے ہیں اور ان میں سے کسی کو اپنی زبان یا ہاتھ سے دکھ پہنچانا ایسے ہی ہے جیسے خود اپنے وجود کے ایک حصہ کو خارش کرتے کرتے زخمی کر دینا۔

الغرض صدیوں سے جو تصورات چلے آتے ہیں ان کا اگر جدید سائنسی انکشافات کی روشنی میں جائزہ لیا جائے تو کافی دلچسپ باتیں سامنے آسکتی ہیں۔ صلائے عام ہے یاران نکتہ دان کے لئے۔

(الفضل انٹرنیشنل لندن 2 تا 8 جنوری 1998ء)

OOO

امراء اضلاع اور وقف عارضی

O حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث فرماتے ہیں۔

"...... امراء اضلاع کو اس طرف فوری توجہ دینی چاہئے۔ .... امراء اضلاع جماعت کے مستعد اور مخلص احباب کو اپنی ذمہ داری کی طرف متوجہ کریں تا زیادہ سے زیادہ احمدی اس مقصد (وقف عارضی۔ ناقل) کے پیش نظر اور خدمت دین کے لئے اپنے وقت کا ایک تھوڑا اور حقیر سا حصہ پیش کریں"۔

(الفضل 13 اپریل 66ء)

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد (وقف عارضی))

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کفالت یکصد یتامی کی مبارک تحریک

میں حصہ لینے والوں کے لئے ضروری

اعلان

○ جو دوست یتامی کی خبر گیری اور کفالت کے خواہشمند ہوں ایسے احباب سے گذارش ہے کہ وہ اپنی خواہش اور مالی وسعت کے لحاظ سے جو رقم بھی ماہوار مقرر کرنا چاہیں اس کی اطلاع دفتر کفالت یکصد یتامی دار الضیافت ربوہ کو کر کے

اپنی رقوم "امانت کفالت یکصد یتامی خزانہ صدر انجمن ربوہ میں براہ راست یا مقامی انتظام کی وساطت سے جمع کروانا شروع کر دیں۔ ایک یتیم بچے کی کفالت کا اندازہ خرچ 500 روپے سے ایک ہزار روپے ماہوار ہے

سیکرٹری کمیٹی یکصد یتامی دار الضیافت ربوہ

خط وکتابت کرتے وقت چیٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں

بقیہ صفحہ 2

تدبیر وذہانت کے ساتھ اپنی ذمہ داریوں کو احسن طریق پر نبھایا۔ آپ منکسر المزاج اور بے پناہ خوبیوں کے مالک تھے۔ آپ کی امامت کے ساتھ وابستگی اور اطاعت ایک نمونہ تھی۔ خدا تعالیٰ نے آپ کو تین صاحبزادے اور دو صاحبزادیاں عطا فرمائیں جو سب لائق وفائق اور دینی کاموں میں مثالی ہیں۔ حضرت امام جماعت الرابع نے آپ کے صاحبزادے مکرم مرزا مسرور احمد صاحب کو ناظر اعلیٰ اور امیر مقامی مقرر فرمایا ہے۔

ہم ممبران عاملہ اس گہرے صدمہ کے موقعہ پر دلی رنج کے ساتھ پیارے امام اور صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب (ناظر اعلیٰ و امیر مقامی) جملہ احباب خانہ اور افراد خاندان حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ سے دلی تعزیت کا اظہار کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو غریق رحمت فرمائے اور اپنے قرب میں خاص مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

ہم ہیں زعیم اعلیٰ و ممبران مجلس عاملہ انصار اللہ کریم نگر فیصل آباد

ooo

بقیہ صفحہ 1

کے لئے صرف تنظیموں کے اجتماعات کی ضرورت نہیں، تنظیموں کے اجتماعات ان باتوں میں نئی دلچسپیاں پیدا کر دیا کرتے ہیں مگر سارا سال دلچسپی قائم رکھنے کے لئے ماں باپ کی دلچسپی کی ضرورت ہے اور ماں باپ تب دلچسپی لے سکتے ہیں کہ پہلے اپنی ذات میں دلچسپی لیں۔ دنیا کے کسی حصے میں پہنچے ہوں ایک دفعہ انہیں عزم کرنا ہو گا کہ ہم نے خدا کی طرف سفر کا آغاز کرنا ہے اور یہ سفر کلام الٰہی کے بغیر ممکن نہیں۔ اور کلام الٰہی کا سفر زاد راہ چاہتا ہے۔ یعنی رستے کا سامان جو ہر مسافر ساتھ باندھ لیا کرتا ہے۔ جب بھی لوگ سفر پہ چلتے ہیں تو سوائے اس کے کہ رستے کے کچھ کھانے پینے کے ہوٹل ایسے ہوں جہاں سے چیزیں خریدنی ہوں مگر عموماً اپنے ساتھ کچھ نہ کچھ باندھ لیا کرتے ہیں اور تقویٰ ہے جس کو ساتھ لے کر چلنا ہے۔

(-) جو تقویٰ کلام الٰہی سے آراستہ ہونگے ان کے لئے ہدایت کا سامان پیدا کرے گی۔ پس کلام الٰہی کا تقویٰ سے مطالعہ یہ دو چیزیں اکٹھی کر دی گئی ہیں بعض اوقات لوگ سال ہا سال تلاوت کلام الٰہی کرتے ہیں مگر اس طرح جیسے طوطا رٹی ہوئی باتیں دہراتا ہے۔ اس سے زیادہ ان کو کوئی سمجھ نہیں آتی اور یہ تقویٰ سے عاری سفر ہے۔ سفر تو ہے مگر بھوکے ننگے کا سفر۔ حقیقت یہ ہے کہ تقویٰ کلام الٰہی کے تعلق میں یہ بات یاد دلاتا ہے کہ کلام الٰہی میں کچھ چیزوں سے بچنے کا حکم ہے، کچھ رستوں کو اختیار کرنے کا حکم ہے اور بنیادی معنوں میں تقویٰ کا یہی معنی ہے کہ پتہ ہو کہ کہاں سے بچنا ہے اور کس رستے پر قدم بڑھانے ہیں۔

(از خطبہ 4 جولائی 1997ء)

ooo

واقفینِ نو!

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ تمام واقفین نو کو صحت و تندرستی کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے۔ اور وہ بڑے ہو کر خود اپنے آپ کو وقف کے لئے پیش کرنے کی سعادت حاصل کریں۔

عاصمہ عظمت بنت عظمت اللہ خان نارووال شہر

صفوان اکبر ابن رضوان اکبر ربوہ

آمنہ قیصر بنت قیصر احمد چک مراد ضلع بہاولنگر

رابعہ ناصر بنت ناصر عبد اللہ چک مراد ضلع بہاولنگر

ہبتہ الوحید بنت مظفر احمد چک مراد ضلع بہاولنگر

بادیہ باسط بنت چوہدری عبد الباسط لاہور

مدثر احمد ابن مظفر احمد چک مراد ضلع بہاولنگر

فلاح الدین ابن خلیل الدین چک مراد ضلع بہاولنگر

ساغر احمد ابن ملک طاہر احمد جیکب آباد سندھ

سجاد احمد ابن محمد اشفاق بٹ نارووال شہر

مریم صدیقہ بنت داؤد احمد چک مراد ضلع بہاولنگر

سعید الدین احمد ابن خلیل الدین احمد چک مراد ضلع بہاولنگر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 28- جنوری-1998ء
درجہ حرارت کم از کم 8 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 18 درجے سنٹی گریڈ

○ سرگودھا کی خصوصی عدالت سے فرار ہونے والے افسر گرفتار کر لئے گئے ہیں۔ گرفتار ہونے والوں میں ایس پی بھکر سعید احمد خان' ڈی ایس پی منور اختر اور مجسٹریٹ جاوید نسیم شامل ہیں۔ انسپکٹر سی آئی اے عبداللہ ابھی تک مفرور ہے۔ تینوں افسر جیل جاتے ہی بیمار پڑ گئے۔ ان افسران کو سابق کمشنر سرگودھا سید تجمل حسین کے قتل کیس کی غلط تفتیش کرنے پر عدالت نے سزا سنائی تھی۔ اور سزا پانے کے بعد یہ افسران عدالت سے بھاگ گئے تھے۔

○ گرفتار افسران کو وی آئی پی پروٹوکول کے ساتھ جیل کے آراستہ کمروں میں رکھا گیا ہے۔ انتظامیہ نے ان سے مکمل تعاون کیا۔ گرفتار شدہ پولیس افسران اور مجسٹریٹوں نے ہائی کورٹ میں اپیل کر دی ہے۔

○ ملک کے 1973ء کے آئین کو اپنی اصل شکل میں بحال کرنے اور وزیر اعظم کے عہدے کو مزید بااختیار بنانے کے لئے آئین کے 30 آرٹیکلز میں ترمیم کرنے کے لئے مجوزہ آئینی پیکج تیار کر کے حکومت کو پیش کر دیا گیا ہے جس کے تحت حکومت ججوں کی تقرری میں چیف جسٹس پاکستان سے مشورہ کی پابند نہیں ہوگی۔ چیف الیکشن کمشنر اور آڈیٹر جنرل پاکستان کی تقرری کا اختیار وزیر اعظم کو منتقل ہو جائے گا۔ ووٹر کی عمر 21 سال کی بجائے 18 سال ہوگی۔ پارلیمنٹ ملک کی کسی بھی شخصیت کو جواب دہی کے لئے طلب کر سکے گی صدر مملکت پارلیمنٹ کے منظور شدہ بل پر 24 گھنٹے میں فیصلہ کرنے کا پابند ہوگا۔ وزیر اعظم کے خلاف مقدمہ صرف فل بنچ سن سکے گا۔

○ وزیر اعظم نے بجلی کے نرخوں میں اضافہ کی تجویز مسترد کر دی ہے۔

○ تھانہ نارنگ منڈی (مرید کے) کے نواحی علاقہ میں پولیس ناکہ سے سو گز کے فاصلہ پر 8 ڈاکوؤں نے ایک بس کے ٹائر برسٹ کر کے مسافروں سے پانچ لاکھ روپے' زیورات اور سامان لوٹ لیا ہے۔

○ صدر مملکت نے کہا ہے کہ اسلامی اقدار پر کوئی سمجھوتہ نہیں ہو سکتا۔ عید کے بعد چاروں صوبہ جات کا دورہ اور صائب الرائے لوگوں سے ملاقاتیں کروں گا۔

○ سانحہ مومن پورہ کی تحقیقات کرنے والے ٹریبونل نے پنجاب میں فرقہ وارانہ واقعات کا ریکارڈ طلب کر لیا ہے۔

○ پنجاب میں "ضلعی شکایات کمیٹیاں" بنا دی گئی ہیں۔ متعلقہ ضلع سے تعلق رکھنے والے ایک رکن قومی اسمبلی اور ایک رکن صوبائی اسمبلی کے علاوہ ڈپٹی کمشنر ایس پی ایڈ منسٹریٹر ضلع کونسل اس کے ارکان ہوں گے۔

○ وفاقی کابینہ کی خصوصی کمیٹی نے رپورٹ دی ہے کہ خفیہ اداروں کی کارکردگی ناقص ہے۔ ادارے آپس میں تعاون نہیں کرتے۔ دہشت گردی کے واقعات کی بنیادی وجہ یہی ہے۔ ان اداروں کی مایوس کن کارکردگی سے دہشت گرد جیلوں سے فرار ہوئے۔

○ محکمہ لائیو سٹاک کی نااہلی کی وجہ سے عالمی اور امداد دینے والے اداروں نے 60 کروڑ کی امداد دینے سے انکار کر دیا ہے۔

○ پاکستان نیشنل کانفرنس کے صدر ایئر مارشل (ر) اصغر خان نے کہا ہے کہ وہ حکمران صرف توہین عدالت کے مقدمات سے بچنے کے لئے قوانین تبدیل کرنا چاہتے ہیں۔

○ جھگیاں ناگرہ (لاہور) میں قرآنی آیات کی بے حرمتی کے خلاف زبردست احتجاجی مظاہرہ کیا گیا۔ مظاہرین اور پولیس میں تصادم ہوا۔ متعدد افراد زخمی ہو گئے۔

○ بلدیاتی انتخابات کے سلسلہ میں ایم کیو ایم اور وفاقی حکومت میں اختلافات بڑھ گئے ہیں۔

○ تحریک انصاف کے سربراہ عمران خان نے کہا ہے کہ 9 سالوں میں 40۔ ارب کے قرضے کون کھا گیا ہے؟ نواز شریف نے پارلیمنٹ کو ربڑ سٹیمپ بنا لیا ہے۔ ملک پر ایک ہی خاندان کی حکومت ہے۔

○ تحریک جعفریہ نے عید الفطر کو یوم سوگ کے طور پر منانے کا اعلان کیا ہے۔

○ امریکہ نے کیوبا کے خلاف پابندیاں نرم کرنے کا اعلان کر دیا ہے۔

○ برطانیہ نے اعلان کیا ہے کہ عراق نے رویہ تبدیل نہ کیا تو حملہ کر دیا جائے گا۔ جبکہ روس اور عرب لیگ نے حملہ کی مخالفت کی ہے۔ اور صدر کلنٹن نے اتحادیوں سے صلاح ومشورے شروع کر دیئے ہیں۔ جاپان نے عراقی ناظم الامور کو طلب کر کے اپیل کی کہ عراق اقوام متحدہ کی قراردادوں پر عمل کرے۔

○ امریکہ میں بل کلنٹن کے خلاف مظاہرے شروع ہو گئے ہیں۔ امریکی صدر کو ہٹانے کا مطالبہ شدت پکڑتا جا رہا ہے۔ امریکی کانگرس نے بھی بل کلنٹن کی برطرفی پر بحث شروع کر دی ہے۔

○ سوئس حکومت نے کہا ہے کہ حکومت پاکستان کے دستاویزی ثبوت ناکافی ہیں۔ بے نظیر بھٹو پر کرپشن کا کیس نہیں بنتا۔

○ الجزیرہ میں 27 رمضان کو 70۔ افراد کو ہلاک اور 50 کو زخمی کر دیا گیا۔ ہلاک ہونے والوں میں زیادہ تعداد عورتوں اور بچوں کی ہے۔ جنہیں افطاری و سحری کے درمیان گلے کاٹ کر ہلاک کیا گیا۔

○ پونچھ سیکٹر پر پاک بھارت جھڑپوں میں متعدد بھارتی فوجی ہلاک و زخمی ہو گئے ہیں۔ 4 بینکر بھی تباہ کر دیئے گئے ہیں۔

○ یہودی انتظامیہ نے حرم ابراہیمی میں اذان دینے پر پابندی لگا دی ہے۔ اسرائیلی یہودیوں کا بہانہ یہ ہے کہ حرم ابراہیمی میں اذان دینے سے ان کے آرام میں خلل پڑتا ہے۔ نیز ان کے مقدس دن کی بے حرمتی ہوتی ہے۔

○ طالبان نے عید پر 200 جنگی قیدیوں کو رہا کر دیا ہے۔

○ سونیا گاندھی نے الیکشن نہ لڑنے کا اعلان کیا ہے۔

○ پبلک اکاؤنٹس کمیٹی نے وزارت خارجہ کے حسابات میں وسیع پیمانے پر بے قاعدگیوں اور گھپلوں کا انکشاف کرتے ہوئے بدعنوانیوں پر لیبیا میں سابق پاکستانی سفیر مجید خان زادہ کو گرفتار کر کے فوری کارروائی کا حکم دیا ہے اور بتایا ہے کہ محترمہ بے نظیر بھٹو نے وزارت عظمیٰ کے دوران 13 ملکوں کے نجی دورے کئے مگر انہیں سرکاری ظاہر کیا گیا جن پر تین کروڑ 80 لاکھ روپے خرچ ہوئے ہیں۔

○ پنجاب بھر میں 1748 جعلی رجسٹرڈ سوشل تنظیموں کو حکومت پنجاب نے ختم کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

○ روزنامہ جنگ کی خبر کے مطابق ہزار روپے کے کرنسی نوٹ چھاپنے میں استعمال ہونے والا میٹریل چوری کر لیا گیا ہے۔ جعل سازوں نے کروڑوں روپے کے جعلی نوٹ چھاپ کر پھیلا دیئے ہیں۔ نوٹوں میں استعمال ہونے والا کاغذ قائد اعظم کی شبیہہ اور کاغذ میں تار ڈالنے کے مراحل سے گزرنے کے بعد چوری کیا گیا۔ تحقیقات شروع کر دی گئی ہے۔

○ تحریک جعفریہ کے صدر سید ساجد علی نقوی نے کہا ہے کہ حکومت دہشت گردی روکنے میں ناکام ہو گئی ہے۔ حکومت نے تحریک جعفریہ کے ساتھ اتحاد کے تقاضے پورے نہیں کئے۔ اس وقت حکومت کے ساتھ عملاً ہمارا اتحاد ختم ہو چکا ہے۔

○ ملک بھر میں یوم القدس بنایا گیا۔ امریکہ اور اسرائیل کے خلاف مظاہرے ہوئے۔ شاہراہ قائد اعظم پر ملکی یکجہتی کونسل اور تحریک جعفریہ کے زیر اہتمام جلوس نکالا گیا۔ اور شیعہ سنی اتحاد برقرار رکھنے کا عزم کیا گیا۔

○ گوجرانوالہ میں یونائیٹڈ بینک سے مسلح ڈاکوؤں نے پونے دو لاکھ روپے لوٹ لئے

بھائی بھائی گولڈ سمتھ
اقصیٰ روڈ چیمہ مارکیٹ ربوہ
211158 (گلی کے اندر)

PIM's STUDIO
معیاری فوٹوگرافی جدید آلات سے اپنی زندگی کے یادگار لمحات
محفوظ کرنے کے لئے ہماری خدمات حاصل کریں
B-64 دوکان نمبر 3 لالہ رخ واہ کینٹ

فرحت علی جیولرز اینڈ زری ہاؤس
یادگار روڈ ربوہ
پروپرائیٹرز، غلام سرور طاہر اینڈ سنز
فون 213158

عزیز ہومیو پیتھک کلینک اینڈ سٹور
گول بازار ربوہ
پوسٹ کوڈ 35460
فون: 212399
تشخیص علاج ادویات
خصوصی رعایت کیساتھ

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
شریف جیولرز
اقصیٰ روڈ ربوہ
دوکان: 212515 رہائش: 212300

ربوہ میں ہومیو پیتھک ادویات کا سب سے بڑا اور معیاری ادارہ
کیور ویل میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ
ڈاکٹر راجہ ہومیو
فون 213156 - 771
فیکس 212299
گول بازار ربوہ

اعلان تعطیل

○ گذشتہ جمعرات اور جمعہ بتاریخ 29-30 جنوری کو الفضل کے دفاتر میں تعطیل رہی لہذا گذشتہ دو دن کے پرچے شائع نہیں ہوئے۔ قارئین کرام اور ایجنٹ حضرات نوٹ فرمالیں۔
(مینیجر)

تبادلہ پلاٹس
سرگودھا شہر کے سکنی وکمرشل پلاٹس کے تبادلہ میں ربوہ • اسلام آباد • راولپنڈی میں زرعی، سکنی وکمرشل پلاٹس درکار ہیں۔
رابطے:
• سرگودھا: فخر اسٹیٹ ایجنسی - فخر احمد
موبائل: 212464/0361 - 775609
• راولپنڈی - اسلام آباد:
لیڈرز محمد احمد خان
فون دفتر: 552388 رہائش 593883
• ربوہ: پولٹری ماسٹر خالد - زاہد
فون دفتر: 213115